

کربلا میں خواتین کا کردار

<?xml encoding="UTF-8">

معاشرہ سازی اور خواتین

مرد اور عورت دونوں معاشرہ اور جامعہ کو تشکیل دینے میں برابر کے شریک ہیں۔ اسی طرح اس معاشرے کی حفاظت کرنے میں بھی ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ فرق صرف طور و طریقے میں ہے۔

معاشرہ سازی میں خواتین کا کردار دو طرح سے نمایاں ہوتا ہے:

1. پہلا کردار غیر مستقیم اور ناپیدا ہے جو اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور شوہر کی اطاعت اور مدد کر کے ادا کرتی ہے۔

2. دوسرا کردار مستقیم اور حضوری ہے جو خود سیاسی اور معاشرتی امور میں حصہ لے کر اپنی فعالیت دکھاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر خواتین کا کردار مردوں کے کردار سے بڑھ کر نہیں ہے تو کم بھی نہیں۔

عظیم شخصیات جنہوں نے معاشرے میں انقلاب پیدا کئے یا علمی درجات کو طے کئے ہیں، ان کی سوانح حیات کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے ان کی کامیابی کاراز دو شخصیتوں کی فداکاری کا نتیجہ ہے، ایک وہ باایمان اور فداکار ماں، جس کی تربیت کی وجہ سے اس کی اولاد کامیابی کے عظیم مقام تک پہنچ گئی ہیں۔ جیسا کہ امام خمینی (رہ) نے فرمایا: ماں کی گود سے انسان کی معراج شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ سید رضی (رہ) اور سید مرتضیٰ علم الہدی (رہ) علمی مدارج کو طے کرتے ہوئے جب اجتہاد کے درجے پر فائز ہوئے تو ان کی مادر گرامی کو یہ خوش خبری دی گئی تو کہا: مجھے اس پر تعجب نہیں، کیونکہ میں نے جس طرح ان کی پرورش کی ہے، اس سے بھی بڑے مقام پر ہونا چاہئے تھا۔ یا وہ باوفا اور جان نثار بیوی، جس کی مدد اور ہمدردی کی وجہ سے اس کا شوہر کامیابی کے بلند وبالا درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

تاریخ اسلام میں بہت سی مؤمنہ اور فداکار خواتین گزری ہیں جنہوں نے سیاسی اور اجتماعی امور میں اپنی فعالیت اور کردار دکھائی ہیں۔ اولاد کی صحیح تربیت دینے کے علاوہ خود بھی مردوں کے شانہ بہ شانہ رہ کر دین اور معاشرے کی اصلاح کی ہیں۔ اسی طرح کربلا میں بھی خواتین نے عظیم کارنامے انجام دی ہیں۔ جن میں سے بعض خواتین کے نام درج ذیل ہیں:

دیلیم، زبیر کی بیوی

یہ عظیم عورت باعث بنی کہ اس کا شوہر امام حسین (ع) کے باوفا اصحاب میں شامل ہو کر شہادت کے عظیم درجے پر فائز ہوئے۔ چنانچہ قبیلہ فزارہ و بجیلہ نے نقل کی ہیں کہ: ہم زبیر بن قین کے ساتھ مکہ سے اپنا وطن واپس آ رہے تھے۔ اور امام حسین (ع) کے پیچھے پیچھے حرکت کر رہے تھے۔ جہاں بھی آن حضرت خیمہ نصب کرتے تھے؛ ہم اس سے تھوڑا دور خیمہ نصب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک منزل آئی، جہاں ہم کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ اچانک امام کی طرف سے قاصد آیا، سلام کیا اور کہا: اے زبیر بن قین؛ اباعبد اللہ الحسین (ع) نے تمہیں بلایا ہے۔ جب یہ پیغام سنایا تو ان پر سخت خوف اور دہشت طاری ہو گئی اور حیرانگی کی عالم میں

اس قدر بے حرکت ہو گیا کہ اگر پرندہ سر پر بیٹھ جاتا تو بھی پتہ نہ چلتا ۔

زبیر کی بیوی دیلم بنت عمرو دیکھ رہی تھی کہ: سبحان اللہ! فرزند رسول (ص) تمہیں بلائے اور تم خاموش اور جواب نہ دے؟ کیا تو فرزند رسول (ص) کو جواب نہیں دوگے؟ آپ جائیں اور امام (ع) کی باتوں پر غور کریں کہ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟ جب اس کی بیوی کا یہ جذبہ دیکھا تو وہ آنحضرت (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ کچھ دیر کے بعد نورانی چہرہ کیساتھ خوشی خوشی واپس لوٹا اور حکم دیا کہ ان کا خیمہ بھی امام حسین (ع) کے خیمے کے نزدیک نصب کرے ۔ اور اپنی وفادار بیوی سے کہا : میں تجھے طلاق دیتا ہوں تو اپنے والدین کے پاس چلی جائیں ۔ میں نہیں چاہتا میری وجہ سے تجھے کوئی تکلیف پہنچے ۔ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ امام حسین (ع) کیساتھ ساتھ رہوں تاکہ اپنے کو ان پر قربان کروں ۔ اور اپنی جان کو بلاوں کا حوالہ کروں ۔ پھر بیوی سے مربوط جو بھی مال دولت ساتھ لیکر آئے تھے ان کو دیدیا ۔ اور ان کو اپنے چچازاد بھائیوں کے ساتھ روانہ کیا ۔ وہ مؤمنہ بیوی اپنی جگہ سے اٹھی اور روتی ہوئی زبیر کو الوداع کیا ۔ اور کہا : خدا آپ کا حامی و ناصر ہو اور ہر خیر اور نیکی آپ کو نصیب کرے ، لیکن میری ایک خواہش ہے کہ قیامت کے دن جدّحسین(ص) کے سامنے میری شفاعت کرنا ۔

تذکرۃ الخواص میں سبط جوزی نے لکھا ہے کہ زبیر بن قین کی شہادت کے بعد ان کی بیوی نے زبیر کے غلام سے کہا : جاؤ اپنے آقا کیلئے کفن پہناؤ ۔ جب وہ غلام کفن لیکر وہاں پہنچا تو امام حسین (ع) کو برہنہ دیکھ کر کہا: میں اپنے آقا کو کفن پہناؤں اور فرزند رسول (ص) کو عریان رکھوں؟! نہیں خدا کی قسم میں امام حسین (ع) کو کفن پہنادوں گا ۔ 1-

وہب بن عبداللہ کی ماں

وہب بن عبداللہ اپنی ماں اور بیوی کے ساتھ امام حسین (ع) کے لشکر میں شامل تھا ۔ اس کی ماں اسے شہادت کی ترغیب دلاتی تھی کہ میرے بیٹے اٹھو، اور فرزند رسول (ع) کی مدد کرو ۔ وہب کہتے ہیں : اس معاملے میں میں کوتاہی نہیں کروں گا ، آپ بے فکر رہیں ۔ جب میدان جنگ میں جاکر رجز پڑھا اور دشمنوں پر حملہ کرنے کے بعد ماں اور بیوی کے پاس واپس آیا اور کہا: اماں جان! کیا آپ راضی ہوگئیں؟ وہ شیر دل خاتون کہنے لگی : اس وقت میں تم سے راضی ہونگی کہ تم امام حسینؑ کی راہ میں شہید ہو جائے۔ اس کی بیوی نے اس کے دامن پکڑکے کہا: مجھے اپنے غم میں داغدار چھوڑ کر نہ جائیں ۔

ناسخ التواریخ نے لکھا ہے کہ شب زفاف کو ۱۷ دن ہی گزرے تھے کہ کربلا میں پہنچے ۔ شوہر کی جدائی اس خاتون کیلئے بہت سخت تھی ، کہا اے وہب مجھے یقین ہو گیا کہ اب تو فرزند رسول (ص) کی راہ میں شہید ہونگے اور بہشت میں حورالعین کے ساتھ بغل گیر ہونگے اور مجھے فراموش کروگے ۔ میں ضروری سمجھتی ہوں کہ فرزند رسول (ع) کے پاس جا کر تجھ سے عہد لے لوں کہ قیامت کے دن مجھے فراموش نہیں کروگے۔ دونوں امام حسین (ع) کی خدمت میں پہنچے۔ وہب کی بیوی نے عرض کیا : یا بن رسول اللہ(ع)! میری دو حاجت ہے :

1. جب میرا شوہر شہید ہونگے تو میں اکیلی رہ جاؤنگی ،مجھے اہلبیت اطہار(ع) کے ساتھ رکھیں گے ۔

2. وہب آپ کو گواہ رکھنا چاہتا ہے کہ قیامت کے دن وہ مجھے فراموش نہیں کریگا ۔

یہ سن کر امام حسین (ع) نے آنسو بہاتے ہوئے فرمایا : تیری حاجتیں پوری ہونگی اور اسے اطمینان دلایا-2-
ماں نے کہا :اے بیٹا ان کی باتوں پر تو کان نہ دھریں اور پلٹ جا ،فرزند رسول (ص) پر اپنی جان کا نذرانہ دو۔ تاکہ

قیامت کے دن خدا کے سامنے تیری شفاعت کرے ۔

وہب میدان میں گیا اور پے درپے حرم رسول خدا (ص) کی دفاع میں جنگ کرتے رہے، یہاں تک کہ ۱۹ گھوڑا سوار اور ۱۲ نفر پیدل آنے والوں کو جہنم واصل کیا ۔ دشمنوں نے ان کی دونوں ہاتھوں کو قطع کیا ۔ آپ کی ماں نے خیمہ کا ستون ہاتھ میں لیکر میدان کی طرف نکلی اور اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا: اے میرے بیٹے میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہو ۔ حرم رسول خدا (ص) کی دفاع میں جہاد کرو ۔ بیٹے نے چاہا کہ اپنی ماں کو واپس کرے، ماں نے بیٹے کی دامن پکڑ کے کہا: جب تک تو شہید نہ ہوگا، میں کبھی واپس نہیں جاؤں گی۔ اور جب وہب شہید ہوئے تو اس کی تلوار اٹھا کر میدان کی طرف روانہ ہو گئی ۔

3- اس وقت امام حسین (ع) نے فرمایا: یا ام وہب اجلسی فقد وضع اللہ الجہاد عن النساء انک وابنک مع جدی محمد (ص) فی الجنۃ

اے وہب کی ماں! بیٹھ جائیں کہ خدا تعالیٰ نے عورتوں پر سے جہاد کی تکلیف اٹھالیا ہے ۔ بیشک تو اور تیرے بیٹے دونوں بہشت میں میرے جد امجد (ص) کے ساتھ ہونگے۔ خدا تمہیں اہلبیت رسول (ص) کی طرف سے جزای خیر دے، خیمے میں واپس جائیں اور بیبیوں کے ساتھ رہیں۔ خدا تجھ پر رحمت کرے ۔ امام کے حکم پر وہ کنیز خدا خیمہ میں واپس آگئی اور دعا کی : خدایا مجھے نا امید نہ کرنا ۔ امام حسین (ع) نے فرمایا: خداوند تمہیں ناامید نہیں کریگا۔ -4-

وہب جب جہاد کرتے کرتے شہید ہو گئے تو ان کی بیوی سرانے آکر اس کے چہرے سے خون کو صاف کیا ۔ شمر ملعون نے اپنا غلام بھیجا جس نے اس خاتون کے سر پر وارد کیا اور وہ بھی شہید ہو گئی ۔ اور وہ پہلی خاتون تھی جو امام حسینؑ کے لشکر میں سے شہید ہو گئی۔ -5-

امام صادق (ع) سے روایت نقل ہوئی ہے کہ وہب بن عبداللہ نصرانی تھا جو امام حسین (ع) کے دست مبارک پر مسلمان ہو گئے۔

وہب بن عبداللہ کی شجاعت کو دیکھ کر عمر سعد ملعون نے کہا: ما اشدّ صولتک ؟ یعنی تو کتنا شجاع ہے؟ دستور دیا کہ اس کا سر الگ کر کے لشکر گاہ حسینی کی طرف پھینک دیا جائے ۔ اس کی شیر دل ماں نے اپنے بیٹے کے سر کو دوبارہ لشکر عمرابن سعد کی طرف پھینکا، جس سے ایک اور دشمن واصل جہنم ہو گیا۔

ہمسر حبیب ابن مظاہر

جب امام حسین (ع) کربلا میں وارد ہوئے تو ایک خط محمد حنفیہ کو اور ایک خط اہل کوفہ کو لکھا ۔ اور خصوصی طور پر اپنے بچپن کے دوست حبیب ابن مظاہر کو یوں لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسین ابن علی (ع) کی طرف سے فقیہ انسان، حبیب بن مظاہر کے نام ۔ ہم کربلا میں وارد ہو چکے ہیں اور تو میری رسول اللہ (ص) سے قرابت کو بھی خوب جانتے ہیں ۔ اگر ہماری مدد کرنا چاہتے ہو تو ہمارے پاس آئیں۔

حبیب عبیداللہ کی خوف سے قبیلے میں چھپے ہوئے تھے ۔ جب خط آیا تو قبیلے والے بھی اس سے آگاہ ہوئے، سب ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور پوچھنے لگے کہ کیا حسین (ع) کی مدد کیلئے جائیں گے؟ !

انہوں نے کہا: میں عمر رسیدہ انسان ہوں میں جنگ کیا کروں گا؟ جب قبیلہ والوں کو آپ کی بات پر یقین ہو گیا کہ نہیں جائیں گے، آپ کے اردگرد سے متفرق ہو گئے ۔

تو آپ کی باوفا بیوی نے کہا : اے حبیب ! فرزند رسول (ع) تجھے اپنی مدد کیلئے بلائے اور تو ان کی مدد کرنے سے انکار کرے ، کل قیامت کے دن رسول اللہ (ص) کو یا جواب دو گے؟! ۔

حبیب چونکہ اپنی بیوی سے بھی تقیہ کر رہے تھے، کہا: اگر میں کربلا جاؤں تو عبید اللہ ابن زیاد اور اس کے ساتھی میرے گھر کو خراب اور مال جائیداد کو غارت اور تجھے اسیر بنائیں گے ۔

وہ شیر دل خاتون کہنے لگیں: حبیب! تو فرزند رسول (ص) کی مدد کیلئے جائیں میری، گھر اور جائیداد کی فکر نہ کریں ۔ خدا کا خوف کریں ۔

حبیب نے کہا : اے خاتون ! کیا نہیں دیکھ رہی کہ میں بوڑھا بوچکا ہوں، تلوار اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اس مومنہ کی غم و غصہ کی انتہا نہ رہی اور روتی ہوئی اپنی چادر اتاردی اور حبیب کے سر پر اوڑ دی اور کہنے لگی: اگر تو نہیں جاتے تو عورتوں کی طرح گھر میں رہو! اور دلسوز انداز میں فریاد کی : یا ابا عبد اللہ ؛ کاش میں مرد ہوتی اور تیرے رکاب میں جہاد کرتی!

جب حبیب نے اپنی بیوی کا خلوص دیکھا، اور یقین ہو گیا کہ یہ دل سے کہہ رہی ہے ؛ تو فرمایا: اے ہمسرا! تو خاموش ہو جاؤ میں تیری آنکھوں کیلئے ٹھنڈک بنوں گا ۔ اور تیرا ارمان نکالوں گا ۔

اور میں حسین(ع) کی نصرت میں اپنی اس سفید داڑھی کو اپنے خون سے رنگین کروں گا۔ -6-

کربلا میں ۹ شہیدوں کی مائیں

کربلا میں ۹ شہید ایسے ہیں کہ جن کی مائیں خیمہ گاہ میں ان پر بین کر رہی تھیں:

1. عبد اللہ بن الحسین (ع) جن کی ماں حضرت رباب تھیں ۔
2. عون بن عبد اللہ بن جعفر جن کی ماں حضرت زینب تھیں۔
3. قاسم بن الحسن (ع) جن کی ماں رملہ تھیں۔
4. عبد اللہ بن الحسن (ع) جن کی ماں شلیل کی بیٹی بجلہ تھیں ۔
5. عبد اللہ بن مسلم جن کی ماں امیر المومنین (ع) کی بیٹی رقیہ تھیں ۔
6. محمد بن ابی سعید بن عقیل کہ جن کی ماں اپنے بیٹے کو شہید ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔
7. عمر بن جنادہ کی ماں اسے جہاد کیلئے تیار کر کے میدان جنگ میں اسے لڑتے ہوئے دیکھ رہی تھیں ۔
8. عبد اللہ کلبی کہ جن کی ماں اور بیوی دونوں اسے جہاد کرتے ہوئے دیکھ رہی تھیں ۔
9. علی ابن الحسین (ع) کی ماں لیلا ان کیلئے خیمے میں نگاہ کر رہی تھیں ۔ -7-

حضرت ام البنین(ع)

جناب فاطمہ حزام کلابیہ کی بیٹی تھیں ۔ جو بعد میں ام البنین کے نام سے معروف ہو گئیں۔ مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین (ع) نے اپنے بھائی عقیل سے فرمایا : تو عرب کے نسب شناس ہو؛ میں اپنے بیٹے حسین کی حفاظت کیلئے ایک اپنا نائب چاہتا ہوں ، جو حسین کی مدد کرے ۔ بھائی عقیل ! کسی بہادر گھرانے کی کوئی خاتون تلاش کرو۔ ام البنین(ع) کا نام پیش کیا گیا جو شرافت و پاکدامنی اور زہد و تقویٰ کے اعتبار سے مشہور

تھیں۔ امیرا لمومنین(ع) نے منظور فرمایا۔ عقد ہوا، ام البنین علی (ع) کے گھر تشریف لائیں، حسن وحسین (ع) تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے۔ ام البنین (س) نے ہاتھ جوڑ کر کہا: شہزادو! میں ماں بن کے نہیں، بلکہ میں تو کنیز بن کر آئی ہوں۔

جناب ام البنین (س) کا بڑا احسان ہے قیام حق پر۔ چار بیٹے عباس، عبداللہ، جعفر اور عثمان تھے -8-9-10۔ ایک پوتا تھا، پانچ قربانیاں ایک گھر سے۔ مروان بن حکم کہتا ہے کہ واقعہ کربلا کے بعد میں جنت البقیع کے راستے پر گزر رہا تھا کہ دور سے کسی بی بی کے رونے کی آواز آئی۔ میں نے گھوڑے کا رخ ادھر پھیر دیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بی بی خاک پر بیٹھی بین کر رہی ہے۔ میں نے غور سے سننے کی کوشش کی تو بین کے الفاظ یہ تھے۔ عباس! اگر تیرے ہاتھ نہ کاٹے جاتے تو میرا حسین (ع) نہ مارے جاتے -11۔

یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے چاروں بیٹوں کو حسین (ع) کے ساتھ کربلا بھیجے اور اپنے ساتھ مدینے میں ایک بھی نہیں رکھے۔ اپنے ان چاروں بیٹوں کی مصیبت کو فرزند زہرا(س) کی شہادت کے مقابلے میں آسان سمجھتی تھیں۔

12- فلما نعی الیہا الاربعۃ، قالت: قد قطعت نیاط قلبی۔ اولادی ومن تحت الخضراء کلهم فداء لابی عبداللہ

الحسین(ع)۔ اخبرنی عن الحسین(ع)۔ جب انہیں اپنے ایک بیٹے کی شہادت کی خبر سنائی گئی تو فرمایا: اس

خبر سے کیا مراد ہے؟ مجھے اباعبداللہ (ع) کے بارے میں آگاہ کریں۔ جب بشیر نے اسے اپنے چار بیٹوں کی شہادت کی خبر دی تو کہا: میرا دل پھٹ گیا، میرے تمام بیٹے اور جو کچھ آسمان کے نیچے موجود ہیں سب اباعبداللہ الحسین (ع) پر قربان ہوں، مجھے اباعبد اللہ الحسین(ع) کے بارے میں بتائیں۔

1۔ بحار ج ۲۴، ص ۳۷۱، لہوف، ص ۷۱۔

2۔ فرسان الہیجاء، ج ۲، ص ۱۳۷۔

3۔ امالی الصدوق، ص ۱۶۱۔

4۔ بحار ج ۴۵، ص ۱۷۔

5۔ بحار ج ۴۵، ص ۱۶۔

6۔ سحاب رحمت، ص ۴۳۰۔

7۔ ہمان ص ۲۸۵۔

8۔ العمدۃ، ص 287، فصل ۳۵۔

9۔ الاحتجاج، ج 1، ص 61، احتجاج النبی ص یوم الغدیر علی الخلق۔

10۔ کشف الغمۃ - ج 1، ص 94۔

11۔ علامہ رشید ترابی؛ روایات عزاء، ص ۱۰۵۔

12۔ خاتون دوسرا، مرحوم فیض الاسلام، ص ۸۹۔